Q2

انسانی زندگی میں دین کی اہمیت

س1: انسانی زندگی میں دین کی ضرورت و اہمیت واضح کریں۔
دین اور مذہب میں فرق واضح کریں۔

ج:

تعارف:

دین کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم

دین کے لغوی معنی

عربی زبان میں لفظ "دین" کئی معنوں میں آتا ہے
اسکے معنی غلبہ اور بلندی کے ہے، دوسرے معنی اطاعت اور غلامی کے،
تیسرے معنی جزاء اور بدلہ، چوتھے معنی طریقہ اور مسلک کے ہے۔
یعنی دین سے مراد طریق زندگی یا نظام فکر و عمل ہے جسکی پیروی
کی جائے۔

دین کا اصطلاحی مفہوم

واضح رہے کے قرآن صرف دین نہیں کہہ رہا بلکہ الدین کہہ رہا ہے
اس سے معنی میں دو فرق واضح ہوتا ہے جو انگریزی زبان میں
This The way of life کہنے کے بجائے دین is a way of life
کہنے سے واقع ہوتا ہے یعنی قرآن کا دعویٰ یہ نہیں ہے کہ اللہ کے نزدیک
اسلام ایک طریق زندگی ہے بلکہ اسکا دعویٰ یہ ہے اسلام ہی ایک
حقیقی اور صحیح طرز زندگی یا نظام فکر و عمل ہے۔

دین کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے ذریعہ جو "دین الحق"
اپنے بندوں کے لیئے پسند فرمایا ہے اسے قرآن مجید میں اسلام کے
نام سے متعین کیا گیا ہے فرمان الٰہی ہے

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (آل عمران: 19)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا دین اسلام ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً

ترجمہ: اے ایمان والوں اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

دین ایک کامل ضابطہ حیات ہے۔ دین الٰہی ہوتا ہے
دین کی کامل پیروی کرنے والا کامیاب ہوتا ہے۔
دین اسلام سے مراد زندگی گزارنے کا وہ طریقہ جس
میں آدمی اپنے آپ کو خدا کے آگے جھکائے ہوئے ہو۔
وہ خدا کا ایسا فرمانبردار بن جائے کہ اسکے جذبات و
احساسات تک خدا کے تابع ہو۔
گویا دین یہ ہے کہ آدمی کامل طور پر خدا کا ہو جائے
خدا کے سوا کوئی اور چیز اسکی عقیدت اور اعتماد کے
مرکز کی حیثیت سے باقی نہ رہے

دین کی ضرورت کیوں؟

1. تمام بنی نوع انسان کے لیے رہنمائی کا ذریعہ

دین کا بنیادی مقصد درست راستے کی طرف لوگوں کی
رہنمائی کرنا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

قَدْ جَآءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ (المائدہ ۱۵)

ترجمہ: تمہارے لیے پاس اللہ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آگئی ہے
جسکا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کتاب میں
زندگی جینے کے طریقے موجود ہے۔
دین ہمیں سکھاتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے بتائے
ہوئے طریقوں کے مطابق زندگی گزارنی ہے۔ اگر ہم دین
کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق زندگی گزاریں تو یہ
ہمارے لیے دنیا اور آخرت دونوں میں نجات کا ذریعہ ہے۔

2. دین ہمیں سیدھا راستہ دکھاتا ہے

دین ہمیں قرب الٰہی سکھاتا ہے جس سے ہم اللہ تعالیٰ
کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ دین ہمیں سچی اور غلط کا
راستہ دکھاتا ہے۔ دین ہمارے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے
قرآن مجید میں ارشاد ہے

فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ - التغابن (8)

ترجمہ: اے ایمان والو! یقین رکھو اللہ پر اور اسکے رسول پر اور جو ہدایت (نور) ہم نے تم لوگوں کی طرف بھیجی ہے ایمان لاؤ بے شک اللہ تمہارے ہر عمل سے باخبر ہے۔

3 امتیازی سلوک کے خلاف جنگ

دین میں ہر ایک کا سلوک برابر ہوتا ہے کہ تمام بنی نوع انسان ایک ہے کسی کو دوسرے پر برتری حاصل نہیں خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتا ہو دین اور اللہ کی نظر میں سب ایک ہی مٹی سے بنے ہوئے عام انسان ہے۔

آپ ﷺ نے حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا

اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تم سب ایک ہی باپ (حضرت آدم علیہ السلام) کی اولاد ہو لہذا کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر اسی طرح کسی گورے کو کالے اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے۔

4 حسن سلوک

اسلام دین فطرت ہے اس میں لوگوں کو آپس میں اچھا سلوک کرنے اور ایک دوسرے کے حقوق کا ادا خیال رکھا گیا ہے۔ دین میں ایک دوسرے کے حقوق کی حفاظت کرنا سکھاتا ہے۔

حسن سلوک کا مطلب ہے دوسروں کے ساتھ ہمدرد، اچھا اور پسندیدہ رویہ اپنانا۔

5 تاریکی سے روشنی کی طرف گامزن کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے دین پسند فرمایا ارشاد ہے

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

ترجمہ: بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے

جسکا مطلب ہے دین ہی ہے جسکی ضرورت ہمیں زندگی کے ہر پہلو پر ہے۔ چاہے وہ دنیاوی ہو یا اخروی۔ زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے ہر فرد کے لئے دین ہدایت کا ایک سرچشمہ ہے۔ ہر پہلو پر ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ دورِ جاہلیت سے لے کر دورِ جدید تک کے مسائل کے حل کے لئے اللہ دکھایا ہوا ہو سکتا ہے۔

تمام مسلمانوں کے لئے ہدایت کا ایک ذریعہ ہے جو ہمیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے کر جاتی ہے۔

انسانی زندگی میں دین کی اہمیت!

طریق زندگی کے اعتبار سے زندگی کی اہمیت

یہ ظاہر ہے کہ دنیا میں انسان کو زندگی بسر کرنے کے لئے بہر حال ایک طریق زندگی درکار ہے جسے وہ اختیار کرے۔ انسان دریا نہیں ہے جس کا راستہ زمین کے نشیب و فراز سے خود معین ہو جاتا ہے۔ انسان درخت نہیں ہے جس کے لئے قوانین فطرت ایک راہ طے کر دیتے ہیں۔ انسان نرا جانور نہیں ہے جس کی رہنمائی کے لئے تنہا جبلت (Native) ہی کافی ہو جاتی ہے۔ انسان اپنی زندگی کے ایک بڑے حصہ میں طبعی قوانین کا محکوم ہونے کے باوجود انسانی زندگی کے اتنے پہلو رکھتا ہے جن میں کوئی بندھا راستہ نہیں ملتا کہ حیوانات کی طرح بے اختیار اس پر چلتا رہے بلکہ اسکو اپنے انتخاب سے خود راہ اختیار کرنی پڑتی ہے۔ اسکو فکر کی ایک راہ چاہئے جس پر وہ اپنے اور کائنات کے ان بہت سے مسائل کو حل کرے جنہیں فطرت اسکے سوچنے والے دماغ کے سامنے پیش تو کرتی ہے مگر انکا کوئی حل غیر مشتبہ زبان میں نہیں بتاتی۔ اسکو علم کی ایک راہ چاہئے جس پر وہ ان معلومات کو منظم کرے جنہیں فطرت اسکے حواس کے ذریعہ اسکے ذہن تک پہنچاتی ہے مگر انہیں بطور خود منظم کر کے اسکے سامنے پیش نہیں کرتی۔

اسکی گھریلو زندگی کے لئے۔ خاندانی تعلقات کے لئے۔ معاشی معاملات کے لئے۔ ملکی انتظام کے لئے۔ بین الاقوامی ربط و تعلق کے لئے اور زندگی کے بہت سے دوسرے پہلوؤں کے لئے بھی ایک راہ درکار ہوتی ہے جس پر وہ محض ایک شخص کی نہیں بلکہ ایک جماعت ایک قوم کی حیثیت سے بھی چلے اور ان مقاصد کو حاصل کرے۔ اگرچہ فطرتاً اسکے مقصود مطلوب یہی ہیں مگر فطرت نے نہ تو ان مقاصد کو صریح طور پر اسکے سامنے نمایاں کیا ہے اور نہ ان تک پہنچنے کا راستہ متعین کیا ہے یہ صرف دین ہے جو اسکی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

مکمل نظامِ عمل کے اعتبار سے دین کی اہمیت

زندگی کے یہ مختلف پہلو جن میں کوئی ایک راستہ اختیار کرنا انسان کے لئے ضروری ہے بجائے خود کو مستقل شعبے اور ایک دوسرے سے بے نیاز حلقے نہیں ہے۔ اس بنا پر ممکن نہیں ہے کہ ان مختلف شعبوں کے لئے مختلف راہیں اختیار کی جا سکتی ہوں جنکی سمتیں الگ ہوں جس پر چلنے کے ڈھنگ اور انداز الگ ہوں جنکے منازل مقصود الگ ہوں۔ انسان اور اسکے زندگی کے مسائل کو سمجھنے کے لئے ایک ذرا سی دانشمندانہ کوشش ہی آدمی کو اس امر پر مطمئن کرنے کے لئے کافی ہے۔ زندگی بحیثیت مجموعی ایک کل ہے جس کا ہر جز دوسرے جز سے جڑا ہے ہر پہلو دوسرے پہلو سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک راستہ درکار ہے راستے نہیں جس پر انسان اپنی پوری زندگی کو اسکے تمام پہلوؤں سمیت ڈال دے۔ ہم آہنگی کے ساتھ اپنے مقصود حیات کی طرف لے چلے۔ اسکو فکر، علم، ادب، آرٹ، تعلیم، مذہب، اخلاق، معاشرت، معیشت، سیاست، قانون وغیرہ کے لئے الگ الگ نظامات نہیں بلکہ ایک جامع نظام درکار ہے جس میں یہ سب عوامل کے ساتھ سمو دیئے جا سکیں جس میں ان سب کے لئے ایک مزاج اور ایک ہی طبیعت رکھنے والے مضبوط اصول موجود ہوں جنکی

ط

پیروی کرے آدمی اور آدمیوں کا مجموعہ اور من حیث الکل پوری آدمیت اپنے بلند ترین مقصود تک پہنچ سکے۔

کیا انسان خود دین بنا سکتا ہے؟

اس حوالے سے سید مودودی لکھتے ہیں کہ اگر انسان خدا کی مدد سے بے نیاز ہو کر اپنے لیے اس نوعیت کا ایک دین بنانا چاہئے کیا وہ اس میں کامیاب ہو سکتا ہے؟ سوال یہ ہے کہ کیا اب تک انسان اپنے لیے ایسا دین خود بنانے میں کامیاب ہوا ہے اس کا جواب تو قطعی نفی میں ہے خواہ وہ لوگ جو آج بڑے بڑے دعوے دار ہیں اور اپنے اپنے دین پیش کر رہے ہیں اور اس کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ رہے ہیں یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ ان میں سے کسی کا پیش کردہ دین انکی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے جس کے لیے انسان من حیث الانسان ایک الدین کا محتاج ہے کسی کا دین نسلی و قومی ہے کسی کا جغرافیائی اور کسی کا دین پیدا ہی اس دور کے تقاضوں سے ہوا ہے جو ابھی کل گزر چکا ہے اور رہا وہ دور جو کل آنے والا ہے اس کے حالات و مسائل کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ آیا یہ کام دے سکے گا یا نہیں کیونکہ جو دور اب گزر رہا ہے ابھی تو اس کے تمام تقاضوں کا جائزہ لینا باقی ہے۔

دین اور مذہب میں فرق واضح کریں۔

دین کی تعریف

لغت میں دین کا معنی بدلہ، جزا اور سزا کے ہیں۔ اصطلاح میں دین مکمل نظامِ زندگی اور ضابطہ حیات ہے جس میں حق اللہ، عبادات، اخلاقیات اور معاملات سمیت زندگی کے ہر شعبے کے لیے کامل رہنمائی موجود ہے دین کا لفظ قرآن مجید میں کئی مقامات پر موجود ہے

مذہب کی تعریف

مذہب کے معنی

مذہب کے معنی لغت میں وہ چلنے کی جگہ یا راستہ ہے

عالم کثرت کی وجہ سے ان میں عقائد و اعمال کے اختلاف کی وجہ سے مذہب کی کوئی مکمل تعریف کرنا مشکل ہے۔ پس مثلاً ٹیلر کے نزدیک از روحانی ہستیوں پر ایمان ( ) مذہب کہلاتا ہے یہ تعریف مذہب کے دائرہ کار کو محدود کرتا ہے قرآنی تعلیمات کی رو سے مذہب ان ہدایات اور احکامات کا نام ہے جو وقتاً فوقتاً اللہ نے اپنے انبیاء کرام کے ذریعے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لئے بھیجے جنکی پیروی کر کے انسان دنیا اور آخرت کی زندگی کو بہتر بنا سکے۔

مذاہب کی تقسیم

1. غیر الہامی یا غیر آسمانی مذاہب
2. الہامی یا آسمانی مذاہب

غیر الہامی مذاہب

یہ وہ مذاہب ہے جو وحی پر مبنی نہیں ہے یا الہام کے ذریعے نازل نہیں ہوئے انکی آسمانی حیثیت مشکوک یا غیر ثابت شدہ ہے انکی دو بڑی قسمیں ہے

آریائی مذاہب اور منگولی مذاہب۔

الہامی مذاہب

یہ وہ مذاہب ہے جو وحی پر مبنی ہے یعنی جو وحی یا الہام کے ذریعے نازل ہوئے۔ انکی تین بڑی قسمیں ہے

یہودیت
عیسائیت
اسلام

ان میں مذہب اسلام کے ذریعے پہلے والے منسوخ قرار پائے ہے اب عند اللہ مذہب اسلام ہی قابل

قبول مذہب ہے۔

مذہب

مذہب اپنی جزوی حالت اور عقائد و اعمال میں اختلاف کی وجہ سے اپنی کوئی ٹھوس اور جامع حالت نہیں رکھتا

پروفیسر لیاقت علی علیم مذہب کا تقابلی مطالعہ میں مذہب کے متعلق لکھتے ہیں مذہب ایسا راستہ ہے جس پر چلا جائے۔

امولیہ رنجن مہاپاتر مذہب کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ موزوں عمل کے ذریعے زندگی گزارنے کا فن مذہب ہے۔

دین اور مذہب میں فرق

	دین	مذہب
1	دین ہر طرح کے شرک سے پاک ہے اور اللہ جل جلالہ کی وحدانیت کا نظام ہے یعنی دین شرک سے پاک خالص توحید ہے	جبکہ مذہب میں عقیدہ توحید کے ساتھ شرک کی آمیزش بھی ہوتی ہے۔ جیسے کہ عیسائیت میں تثلیث۔ ہندومت میں تری مورتی
2	دین میں تمام انبیاء کرام پر ایمان لانا لازمی ہے	جبکہ مذہب کے عقیدہ مذہبی انبیاء کو مانتے ہیں اور کچھ کا انکار کرتے ہیں جیسے کے ہندومت۔ بدھ مت اور افریقن ٹریڈیشنل مذہب وغیرہ
3	دین چونکہ مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں تمام تر انفرادی و معاشرتی نظام زندگی منظم ہے یہ ہر فرد واحد کی مکمل رہنمائی کرتا ہے	جبکہ مذہب میں ایسا کوئی جامع نظام نہیں ہوتا مذہب درست راہ ہدایت سے محروم ہوتا ہے۔
4	دین کامل میں عملی و حقیقی زندگی میں رہنمائی لہذا انبیاء کو	

	وحی کی صورت میں حاصل ہوتی ہے	جبکہ مذاہب چونکہ خود ساختہ طور پر وجود میں آتے ہے اس لئے انکا الغرض عملی زندگی میں رہنمائی عقل عام سے حاصل ہوتی ہے
5	آدم علیہ السلام سے لے کر دین ایک ہی ہے جس میں کوئی تفریق نہیں انبیاء کی تعلیمات میں اختلافات دین کی وجہ سے نہیں شریعت کی وجہ سے ہے	جبکہ مذاہب اپنی تعلیمات پر تفریق پر مبنی ہے
6	دین میں تمام انسانوں کو برابر کے حقوق حاصل ہے سوائے متقین یعنی اہل تقویٰ کے	جبکہ مذاہب میں سارے انسان برابر اور محترم نہیں مذہب میں انسانوں کو کئی طبقوں میں تقسیم کیا گیا ہے
7	دین کے اصول الہامی اور غیر متبدل ہے	مذاہب میں اتفاقی اصولوں کے سوا دیگر اصول الہامی نہیں تبدیل ہو سکتا ہے
8	دین کے داعی انبیاء کے الہامی تعلیمات میں بال کے برابر کمی یا زیادتی نہیں کر سکتے	مذاہب کے داعی، پوپ، پروہت اور پنڈت وغیرہ اپنی آراء کو مذہب کا حصہ بنا کر پیش کرتے ہے
9	دین میں حرام و حلال میں واضح امتیازات موجود ہے	مذاہب حلال و حرام کے امتیازات سے محروم ہے
10	دین میں عقیدہ آخرت کا پورا شعور موجود ہے جس میں عذاب، حشر، میزان، جنت و دوزخ سب شامل ہیں	مذاہب میں عقیدہ آخرت کا ناقص، جزوی اور غیر اسلامی شعور موجود ہے

CamScanner

حاصل کلام

یہ حقیقت ہے کہ انسان اس دنیا میں رہنمائی الٰہی ہدایت کا محتاج ہے۔ آج بے دینوں اور منکر مسلموں کی ایک بڑی تعداد ہے جو یہ کہتے سنائی دیتے ہے کہ ہمیں کسی دین کی ضرورت نہیں ہے ہم اپنے سب معاملات کو اپنے عقل سے حل کر لیں گے۔

پھر اس برے نظریے کو کبھی ہیومنزم (Humanism) کا نام دیا جاتا ہے کبھی الحاد کہا جاتا ہے کبھی ڈی ازم (Deism) کا نام دیا جاتا ہے۔

غرض یہ بے دینوں کی اور منکر مسلموں کی ایک پوری تحریک ہے جو لوگوں کو یہ کہہ کر بہکاتے ہے کہ آخر ہمیں آسمانی دین کی ضرورت ہی کیا ہے ہم سب کچھ اپنی عقل سے کیوں نہیں کر سکتے۔ سادہ سی بات ہے انسان کو اتنی عقل دی ہی نہیں گئی کہ یہ اپنے معاملے کا حل عقل سے نکال لیں بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ دین اور شریعت کے بغیر اپنے معاملات اور مسائل کا حل نکالنا تو بہت دور کی بات ہے انسان عقل کے بل پر اپنے آپ کو بھی نہیں پہچان سکتا۔